رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۶۴

مسجد شہید گنج کے متعلق سول نافرمانی اور احرار

مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں نے سول نافرمانی کے متعلق جو تجویز پاس کی ہے اس کے متعلق ہم اپنے تفصیلی خیالات ایک گزشتہ پرچہ میں پیش کر چکے ہیں۔ اخبار "انقلاب" نے بھی مسلمانوں کو یہی مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ سول نافرمانی کی طرح نہ ڈالیں۔ اس موقعہ پر احرار نے بھی سول نافرمانی کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ وہ حکومت کے مقابلہ میں اس حربہ کا استعمال ناجائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے بھی نہیں۔ کہ اسے کامیابی کا ذریعہ نہیں سمجھتے۔ اور نہ اس وجہ سے۔ کہ مسلمانوں کو سول نافرمانی کرنے کے ناقابل قرار دیتے ہیں۔ بلکہ اس لئے اور صرف اس لئے کہ وہ جانتے ہیں۔ اگر سول نافرمانی شروع کی گئی۔ تو اس کا اہتمام اور انتظام ان کے ہاتھوں میں نہیں ہوگا۔ اور اس قسم کے موقعہ پر مسلمانوں کو لوٹنے کا انہیں جو موقعہ میسر آیا کرتا ہے۔ اس سے محروم رہ جائینگے حکومت سے خاص مراعات حاصل کرنے کی امید میں نہ تو انہوں نے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں حصہ لیا۔ نہ اب لینا چاہتے ہیں۔ اور نہ اب لے ہی سکتے ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں پر ان کی غداری اور ملت فروشی بالکل ظاہر ہو چکی ہے۔ اور وہ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں۔ کہ "موجودہ وقت کا سب سے بڑا فتنہ قائدین احرار کی روش ہے"۔ (زمیندار ۲۹ اگست) پس وہ محض اس لئے سول نافرمانی کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک مسلمانوں کو لوٹنے کا۔ اور اپنے گھر بھرنے کا یہ بہترین موقعہ ان کے ہاتھ نہیں آرہا۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو مہربانی کر کے وہ حسب ذیل امور کا جواب دیں۔ اس طرح حقیقت بالکل عیاں ہو جائے گی:۔

۱۔ کیا احرار حکومت کے مقابلہ میں سول نافرمانی کرنا مذہباً جائز سمجھتے ہیں۔ یا نہیں:۔

۲۔ اگر ناجائز سمجھتے ہیں۔ تو کیا یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ وہ انگریز کو اولوالامر مان کر اس کے قوانین کی متابعت جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ اور انگریزی عدالتوں کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں:۔

۳۔ اگر سول نافرمانی جائز سمجھتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک خالص مذہبی امر کے متعلق جو ان کے اپنے الفاظ میں "مسجد کا معاملہ اور شریعت کا مسئلہ ہے" نہ صرف خود سول نافرمانی نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوسروں کو بھی اس سے روک دیں:۔

۴۔ احرار کے نزدیک اس وقت مسلمانوں میں سول نافرمانی کی طاقت اور قابلیت موجود ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں تو بتایا جائے۔ کہ آج سے قبل جن مواقع پر احرار نے مسلمانوں کو سول نافرمانی کے ہلاکت آفرین گڑھے میں گرایا۔ اس وقت کونسی طاقت مسلمانوں کو حاصل تھی۔ جو اب نہیں ہے۔ اور اگر طاقت ہے۔ تو پھر کیوں سول نافرمانی نہ کی جائے جبکہ اسے کامیابی کا بہترین ذریعہ اور اسلام کی رو سے بالکل جائز فعل سمجھا جاتا ہے:

۵۔ اگر اس وقت مسلمانوں میں سول نافرمانی کی طاقت نہیں۔ تو بتایا جائے۔ کہ وہ کونسے امور ہیں۔ جن کے پائے جانے کے بعد سول نافرمانی کے میدان میں قدم رکھا جا سکتا ہے۔ اور وہ کس طرح میسر آسکتے ہیں:۔

احرار کے ڈکٹیٹر چودہری افضل حق نے اس بات کی تو انتہائی کوشش کی ہے کہ مسلمان مسجد شہید گنج کی خاطر سول نافرمانی نہ کریں۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ غرض پرست احرار کی آواز مسلمانوں میں ایک کوڑی کی بھی قیمت نہیں رکھتی۔ یہاں تک کہدیا ہے کہ "بے شک تم کہتے رہو۔ کہ احرار غدار ہیں۔ لیکن اپنے طریق کار میں مولانا ظفر علی اور مولانا سالک کی راہ نمائی کو قبول کر لو"۔ لیکن یہ نہیں بتایا۔ کہ ریاست جموں کے خلاف۔ مغلپورہ کالج کے خلاف اور کپورتھلہ کے خلاف سول نافرمانی کیوں مناسب تھی۔ جو احرار نے کرائی۔ اور مسجد شہید گنج کے لئے کیوں مناسب نہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "جو لوگ سول نافرمانی کی صعوبت کو نہیں جانتے۔ وہ شائد ان معروضات کی قدر نہ کریں"۔

گویا مسلمانوں کو ان مصائب اور تکالیف سے ڈرایا جا رہا ہے۔ جو حفاظت مسجد کے سلسلہ میں انہیں پیش آسکتی ہیں۔ ورنہ سول نافرمانی کو احرار اب بھی کامیاب حربہ سمجھتے ہیں۔ لیکن کیا اپنے حقوق اور خاص کر مذہبی حقوق کی حفاظت سے اس لئے باز رکھنا کہ اس رستہ میں تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہوگا۔ قوم میں بزدلی اور بے حمیتی پیدا کرنے کا موجب نہیں۔ اور کیا یہ وہی بات نہیں۔ جو احرار قضیہ مسجد شہید گنج کی ابتدا میں ہی مسلمانوں کو مرعوب کر کے خاموش رکھنے کے لئے زیادہ خوفناک رنگ میں بایں الفاظ پیش کر چکے ہیں۔ کہ "مسجد کی بحالی کے لئے انگریز کی گولی۔ سکھ کی کرپان اور ہندو کے سرمایہ کا مقابلہ کرنا ہوگا"۔ گویا سول نافرمانی سے اس وقت باز رکھنے کی سب سے بڑی دلیل احرار کے پاس یہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے اس وقت سول نافرمانی کی۔ تو انگریز کی گولی سکھ کی کرپان اور ہندو کا سرمایہ ان کے مقابلہ میں آجائے گا۔ مگر بتایا جائے۔

قابلِ توجہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ

ایک ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس عاجز کو بیت المال کے لئے اور بعض ضروری معلومات حاصل کرنے کی غرض سے چند نقشہ جات تجویز ہو کر ہر ایک جماعت میں نظارت اعلےٰ کی طرف سے بھیجے جا چکے ہیں۔ امید ہے کہ یہ نقشہ جات ہر ایک جماعت کو پہونچ چکے ہوں گے۔ اور حسب ہدایت ناظر صاحب اعلیٰ ذمہ دار کارکن ان کو فوری طور پر پایۂ تکمیل تک پہونچانے میں مصروف ہوں گے۔ اس کام کی نزاکت اور اہمیت کے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ جس قوم کے مدنظر تمام دنیا کی اصلاح ہو۔ اس کے افراد کے ہر وقت یہ امر ذہن نشین رہتا ہے۔ اور رہنا چاہیئے۔ کہ جس قوم کا بیت المال پورے طور پر مستحکم اور مکمل نہ ہو۔ اس کا تعمیری پروگرام بطریق احسن انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ پس اس کام کی نزاکت اور اہمیت اس امر کی متقضی ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بلا کسی توقف اور تاخیر کے اس کام کو سر انجام دیکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔

واضح ہو کہ بعض خاص خاص جماعتوں کے ریکارڈ اور حالات کا موقعہ پر جاکر مطالعہ کرنا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق پروگرام تجویز ہو چکا ہے۔ جس کا ایک جزو ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ بقیہ پروگرام انشاء اللہ العزیز بعد شائع کیا جائیگا۔ جہاں جہاں مجھے اس غرض کے لئے حاضر ہونا پڑے گا۔ ان جماعتوں کے نقشہ جات میں خود حاضر ہو کر حاصل کرونگا۔ البتہ ذمہ دار کارکنان متعلقہ کا فرض ہے۔ کہ وہ میرے آنے سے پیشتر مصالح ضروری فراہم کر رکھیں تاکہ وقت کے اندر اندر میں ضروری حالات کا معائنہ کر کے اس کام سے فراغت حاصل کر سکوں۔ باقی جملہ جماعتوں کے ذمہ دار عہدیداران اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ کہ جیسا کہ ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے ان کو ہدایت کی گئی ہے۔ نقشہ جات کی تکمیل کر کے غائت درجہ آخر ستمبر ۱۹۳۵ء تک دفتر کمیشن بیت المال قادیان میں بھیجدیں۔

امید ہے کہ احباب میرے اس کام میں کلی طور پر تعاون فرما کر ممنون کرینگے۔ اور اس تھوڑے سے اور معین وقت کے اندر اندر فراہم شدہ معلومات کی بنا پر رپورٹ مرتب کرنے کے قابل بنانے میں جو سعی اور جد و جہد فرمائیں گے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی کا باعث ہو گی۔ خاکسار عطا محمد لائلپوری کمیشن بیت المال۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۲ ستمبر شام لاہور
۱۳-۱۴ ستمبر گوجرانوالہ
۱۵ ستمبر حافظ آباد
۱۶-۱۷ ستمبر لائلپور کوٹ گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ جھنگ برانچ کے کاغذات گذشتہ ۵ سال کے لائلپور منگا لئے جائیں۔
۱۸ ستمبر گوکھووال چک ۲۷۶ ...
۱۹ ستمبر صبح خانیوال
" " شام لودھراں
۲۰-۲۱ ستمبر ملتان
۲۲ ستمبر جھنگ مگھیانہ
۲۳-۲۴ ستمبر سرگودھا
۲۵ ستمبر دھیر کے ضلع سرگودھا
۲۶-۲۷ ستمبر پشاور
۲۸ ستمبر کیمل پور
۲۹-۳۰ ستمبر راولپنڈی

چین میں احمدیت کی تبلیغ

سب سے پہلا چینی احمدی جس کے احمدیت میں داخل ہونے کی باقاعدہ اطلاع مرکز میں پہنچی

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت ایک مجاہد چین میں بھی تبلیغِ احمدیت کے لئے پہونچ چکے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے حال میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک تعلیم یافتہ اور معزز مسلمان جن کا پتہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ نہایت جوش کے ساتھ احمدیت قبول کر کے بیعت کا خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھ دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس ملک میں بھی ہمارے مجاہدین کی تبلیغی جد و جہد بار آور ہو رہی ہے احمدی ہونے والے چینی بھائی کا نام اور پتہ حسب ذیل ہے۔

Leung Kingfung قصبہ Kawai Chow
ضلع Samlak صوبہ Kwantung

یہ صاحب چینی زبان کی اچھی تعلیم رکھتے ہیں۔ کسی قدر اردو بھی جانتے ہیں۔ اور مذہبی تعلیم کا شوق رکھتے ہیں۔ اور اب سرگرمی سے اس میں ترقی کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو اپنے علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کا ذریعہ بنائے۔ اور خدمتِ دین کی خاص توفیق بخشے۔

مجاہد چین اور دوسرے ممالک کے مبلغوں کی بیش از بیش کامیابی کے لئے بھی احباب دعائیں کرتے رہیں۔

مجاہدِ لنڈن کی تشریف آوری

قادیان ۱۱ ستمبر جناب مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل مبلغ انگلستان آج ساڑھے پانچ بجے کی ٹرین سے بخیر و عافیت وارد دارالامان ہوئے سٹیشن پر مقامی جماعت کا ایک بہت بڑا مجمع استقبال کیلئے موجود تھا ٹرین سے اترنے پر مولوی صاحب کے گلے میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ لوکل کمیٹی قادیان اور ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن قادیان کی طرف سے پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ مولوی صاحب تمام حاضرین سے مصافحہ کرنیکے بعد شہر میں تشریف لائے۔ صاحب موصوف ۱۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو تبلیغ اسلام کے لئے لنڈن تشریف لے گئے تھے اور چار سال نہایت عمدگی کے ساتھ اپنے فرائض سر انجام دینے کے بعد واپس آئے ہیں۔ واپسی کے وقت آپ نے جینوا وفلسطین میں بھی چند دن قیام کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی صحت بہت اچھی ہے۔

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف

ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی

لاہور ۱۱ ستمبر جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ آج مسٹر جی ڈی کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ بمقدمہ مولوی عطاء اللہ کیخلاف درخواست نگرانی ہائیکورٹ میں داخل کر دی گئی ہے۔ جو ۱۳ ستمبر جسٹس کری کے سامنے برائے ابتدائی سماعت پیش ہو گی۔

(بقیہ صفحہ اول) کہ وہ دن کب آئیگا۔ جب یہ تینوں روکیں مسلمانوں کے آگے سے خود بخود ہٹ جائیں گی۔ اور پھر مسلمان بغیر کسی تکلیف اور مشقت کے دینی و دنیوی ترقی حاصل کر لیں۔ اگر کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا۔ اور یقیناً نہیں آسکتا۔ تو پھر احرار کا مطلب یہ ہوا۔ کہ خواہ مسلمانوں کے ساتھ کیسا ہی ناروا سلوک کیا جائے۔ انہیں دم بخود رہنا چاہیئے۔ ورنہ انگریز کی گولی۔ سکھ کی کرپان اور ہندو کا سرمایہ انہیں ملیامیٹ کر دیگا اگر یہی مطلب ہے۔ تو صاف کیوں نہیں کہہ دیتے تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اب احرار نہ صرف کبھی سول نافرمانی کا نام نہیں لیں گے۔ بلکہ کسی امر کے خلاف ایجی ٹیشن بھی نہیں کریں گے۔

ضرورت ہے کہ مسلمان احرار سے سول نافرمانی کے متعلق ان کے رویہ کی پوری پوری وضاحت کرالیں۔ تاکہ پھر کبھی اپنی ذاتی اغراض کی خاطر انہیں مسلمانوں کو مصیبت کے اس گڑھے میں گرانے کی جرأت نہ رہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا سراسر غلط الزام

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ❊ یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جس تحریر سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اہانت کے بے بنیاد الزام کا استنباط کیا ہے۔ وُہ حسب ذیل ہے:۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازالۂ اوہام صفحہ ۱۶۷ میں پیشگوئیوں کے استعارانہ رنگ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"جن پیشگوئیوں کو مخالف کے سامنے دعوے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ وُہ ایک خاص قسم کی روشنی اور ہدایت اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور ملہم لوگ حضرت احدیت میں خاص طور پر توجہ کر کے ان کا زیادہ تر انکشاف کرا لیتے ہیں۔ مگر معمولی طور پر بہت چھپے ہوئے گوشے پیشگوئیوں کے ہوتے ہیں۔ اور یہ سراسر نادانی کی ضد ہے۔ کہ ایسا خیال کیا جائے۔ کہ خواہ نخواہ پیشگوئی حقیقت پر محمول ہوا کرتی ہے۔ جس نے یہودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں کو دیکھا ہوگا۔ وُہ اس بات کو خوب جانتا ہوگا۔ کہ کس قدر پیشگوئیوں میں استعارات اُن کتابوں نے استعمال کئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مواضع میں دن کا ذکر کر کے اس سے برس مراد لیا ہے۔ درحقیقت پیشگوئیاں از قبیل مکاشفات ہوتی ہیں۔ اور اس چشمہ سے نکلتی ہیں۔ جو استعارات کے رنگ سے بھرا ہوا ہے۔ اپنی خوابوں کو دیکھو کیا کوئی سیدھے طور پر بھی خواب آتی ہے مگر شاذ و نادر۔ ایسا ہی خدا تعالےٰ مکاشفات کو استعارات کی خلعت سے آراستہ کر کے اپنے نبیوں کی معرفت ظاہر کرتا ہے۔ سو اس صداقت کے قبول کرنے کا نام الحاد رکھنا خود الحاد ہے۔ کیونکہ الحاد اسی کو کہتے ہیں کہ ایک معنے اپنے اصل سے پھیرے جائیں سو جبکہ خدا تعالےٰ کے قانونِ قدرت نے مکاشفات اور رویائے صالحہ کے لئے یہی اصل مقرر کر دیا ہے۔ کہ وُہ اکثر استعارات سے پُر ہوتے ہیں۔ تو اس اصل سے معنی کو پھیرنا اور یہ دعوےٰ کرنا کہ ہمیشہ پیشگوئیاں ظاہر پر ہی محمول ہوتی ہیں۔ اگر الحاد نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ صوم اور صلوٰۃ کی طرح پیشگوئی کو بھی ایک حقیقت منکشفہ سمجھنا بڑی غلطی اور بڑا بھاری دھوکا ہے۔ یہ احکام تو وُہ ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کر کے دکھلا دیئے۔ اور کلی ان کا پردہ اٹھا دیا۔ مگر کیا ان پیشگوئیوں کے حق میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔ کہ یہ من کل الوجوہ مکشوف ہیں۔ اور ان میں کوئی حقیقت اور کیفیت مخفی نہیں۔ جو ظہور کے وقت سمجھ آسکے۔ اگر کوئی ایسی حدیث صحیح موجود ہے۔ تو کیوں پیش نہیں کی جاتی آپ لوگ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم و فراست نہیں رکھتے۔ صحیح بخاری کی حدیث کو دیکھو۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک ابریشم کے ٹکڑہ پر حضرت عائشہ صدیقہ کی تصویر دکھائی گئی۔ کہ یہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ تو آپ نے ہرگز یہ دعوےٰ نہ کیا۔ کہ عائشہ سے درحقیقت عائشہ ہی مُراد ہے۔ بلکہ آپ نے فرمایا۔ کہ اگر درحقیقت اس عائشہ کی صورت سے عائشہ ہی مراد ہے۔ تو وُہ مل ہی رہے گی ورنہ ممکن ہے۔ کہ عائشہ سے مراد کوئی اور عورت ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ابوجہل کے لئے مجھے بہشتی خوشۂ انگور دیا گیا۔ مگر اس پیشگوئی کا مصداق عکرمہ نکلا۔ اور جب تک خدا تعالےٰ نے خاص طور پر تمام مراتب کسی پیش گوئی کے آپ پر نہ کھولے۔ تب تک آپ نے اس کی کسی شق خاص کا کبھی دعوےٰ نہ کیا۔ آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابوجہل سے شرط لگائی۔ اور قرآن شریف کی وُہ پیش گوئی مدارِ شرط رکھی کہ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ اور تین برس کا عرصہ ٹھیرایا۔ تو آپ پیشگوئی کی صورت کو دیکھ کر بفور دُور اندیشی کو کام میں لائے۔ اور شرط کی کسی قدر ترمیم کرنے کے لئے ابوبکر صدیق کو حکم فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ بضع سنین کا لفظ مجمل ہے۔ اور اکثر نو برس تک اطلاق پاتا ہے۔ ایسا ہی آپ نے امت کو سمجھانے کے لئے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔ اب کیا یہ تعلیم نبوی کافی نہیں؟ اور کیا یہ تعلیم باوازِ بلند ہمیں بتلا رہی۔ کہ پیشگوئیوں پر اجمالی طور پر ایمان لاؤ۔ اور ان کی اصل حقیقت حوالۂ بخدا کرو۔ امتِ محمدیہ میں تفرقہ مت ڈالو۔ اور تقویٰ کا طریق اختیار کر لو گے"

اعتراض کی لغویّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ دلائل کے رُو سے ان لوگوں کی غلطی ظاہر فرما رہے ہیں۔ جو نبی کی ہر پیش گوئی کو اس کے ظاہری الفاظ کے مطابق دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ بعض پیش گوئیاں استعارہ کے رنگ میں رنگین ہوتی ہیں۔ اس لئے ظاہر پر محمول نہیں کی جا سکتیں۔ اس امر کی تشریح فرماتے ہوئے آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض کشوف اور پیش گوئیوں کی مثالیں دی ہیں۔ جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قطعی۔ اور یقینی طور پر علم نہیں دیا گیا تھا۔ اور جن کو آپ نے حقیقت پر محمول نہ فرمایا۔ بلکہ ان کی تاویل کی۔ اور جب یہ امر احادیث سے ثابت ہے۔ تو اس کو قابل اعتراض ٹھیرانا بہت بڑی لغویت ہے:۔

دجال کے متعلق رسول کریمؐ کا ارشاد

یہ امر ہر شخص جانتا ہے۔ کہ دجال کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ نے بعض اخبار غیبیہ کا انکشاف کیا تھا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے قسم کھائی کہ ابن صیاد ہی دجال ہے تو آپ نے فرمایا ان یکن ھو فلا تسلط علیہ وان لم یکن ھو فلا خیر لک فی قتلہ (مشکوٰۃ کتاب الفتن۔ باب قصۃ ابن صیاد) یعنی اگر یہ دجال ہے۔ تو تجھے اس پر تسلط نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یہ دجال نہیں۔ تو اس کے قتل کرنے سے کیا فائدہ:۔

اس سے بیّن طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ باوجود دجال کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے اطلاع ملنے کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پورے طور پر اس کی حقیقت کا انکشاف نہیں ہوا تھا۔ ورنہ آپ یہ کیوں فرماتے۔ کہ اگر یہ دجال ہے تو تو اس پر مسلط نہیں ہو سکتا۔ اور اگر نہیں۔ تو اسے قتل کرنے سے کیا فائدہ۔ آپ فیصلہ کُن ارشاد فرما دیتے۔ کہ یہ دجال ہے۔ یا نہیں ہے:۔

جنگ بدر کے متعلق پشگوئی

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیت کریمہ سیھزم الجمع و یولون الدبر کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"انھا لما نزلت قال لم اعلم ما ھی الیٰ ما الواقعۃ التی یکون فیھا ذالک فلما کان یوم بدر رایت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم یلبس الدرع ویقول سیھزم الجمع فعلمتہ"

(بیضاوی زیر آیت سیھزم الجمع)

یعنی جب یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر تو میں حیران ہوا۔ کہ اس میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے مگر جب جنگ بدر ہوئی۔ اس وقت مجھے اس کی حقیقت کا پتہ چلا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو یہ الہام نازل کیا۔ اسکی حقیقت اس وقت تک مخفی رہی۔ جب تک کہ الہام نے پورے ہو کر اپنے معانی کو خود نہ کھول دیا۔

پس ان امور کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض الہامات مکمل طور پر نہ سمجھے۔ اور یہ کہ پیشگوئیوں میں بعض پوشیدہ امور بھی ہوتے ہیں۔ جو استعارہ کے طور پر بتائے جاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک نہیں کہلا سکتی۔ جب کہ واقعات اور حالات یہی ہیں۔

صلح حدیبیہ کے متعلق پیشگوئی

بخاری باب صلح الحدیبیہ میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لتدخلن المسجد الحرام والی رویا کی بناء پر قریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ سمیت طواف خانہ کعبہ کے لئے گئے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس قدر لمبی مسافت کی مشقت برداشت نہیں کی جاسکتی تھی۔ جب تک یہ گمان غالب نہ ہوتا کہ پیشگوئی کے ظہور کا وقت یہی ہے۔ مگر جب کفار نے رکاوٹ ڈالی۔ تو اس وقت آپ کو معلوم ہوا۔ کہ پیشگوئی کا وقت سمجھنے میں آپ سے اجتہادی غلطی ہوئی۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔ ساری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم عام الحدیبیہ قبل خروجہ انہ یدخل مکۃ ھو واصحابہ اٰمنین ویحلقون ویقصرون فاخبر بذالک اصحابہ ففرحوا فلما خرجوا معہ وصدھم الکفار بالحدیبیۃ ورجعوا وشق علیھم بذالک وراب بعض المنافقین نزلت (دای سورۃ الفتح) (جلالین سورۃ الفتح ص۴۲۷)

یعنی حدیبیہ والے سال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روانگی سے قبل یہ رویا دیکھا کہ آپ اور آپ کے صحابہ امن کی حالت میں سر منڈواتے اور بال ترشواتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ نے اس رویاء کی تمام صحابہ کو اطلاع دے دی۔ جس پر وہ بہت خوش ہوئے۔ مگر جب آپ روانہ ہوئے اور کفار نے حدیبیہ میں روک لیا۔ اور آپ کو صحابہ سمیت واپس لوٹنا پڑا۔ تو یہ امر صحابہ پر بہت گراں گزرا۔ بلکہ بعض تو اسلام کے متعلق شبہ میں پڑ گئے۔ اس پر سورۃ الفتح نازل ہوئی۔

پس یہ واقعہ بھی اس امر کا ثبوت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو پیشگوئیوں کا مفہوم سمجھنے میں بعض دفعہ اجتہادی غلطی لگ جاتی ہے۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ پیشگوئی کے ساتھ ہی انہیں تمام حالات سے مطلع کر دیا جائے۔

اس قسم کی اور بیسیوں مثالیں ہیں جنہیں بخوف طوالت درج نہیں کیا جاتا۔ سمجھدار کو اتنا ہی کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

معترض کو معلوم ہونا چاہیئے۔ چونکہ پیشگوئیاں ایمان پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ اور ایمان کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ بالغیب ہو۔ اسی لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں بعض امور ایسے ہوں۔ جن کو انسان مجاہدہ اور سعی سے سمجھے۔ نیز پیشگوئیاں چونکہ خدا تعالےٰ کے کلام میں ہوتی ہیں۔ اس لئے جس طرح خدا تعالےٰ کی ذات بے پایاں ہے اس کا کلام بھی بے پایاں ہوتا ہے۔ اور ضروری نہیں ہوتا۔ کہ انسان اس کلام کی کنہ تک فوراً ہی پہنچ جائے۔ ملائکہ کہتے ہیں۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا خود خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء یعنی کوئی اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ مگر جتنا وہ چاہے۔ یہی وجہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی اللہ تعالےٰ کے کلام کا مفہوم سمجھنے میں بہ تقاضاء بشریت بعض دفعہ اجتہادی غلطی کر جاتے ہیں۔ اور ان پر اصل حقیقت بعض الہامات کی منکشف نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت مندرجہ ازالہ اوہام ص۱۶۷ جس کو معترض نے اپنے اعتراض کی بنا ٹھہرایا ہے۔ اسی اصل کی طرف مشعر ہے لہذا اسکو کسی صورت میں قابل اعتراض قرار نہیں دیا جا سکتا

سکھ ایسوسی ایشن سلین (برہما) کی فراخدلی

خاکسار تبلیغی دورے کے دوران میں سلین پہنچا۔ وہاں انفرادی تبلیغ مختلف لوگوں کو کی۔ جس میں غیر احمدی سکھ ہندو سب شامل تھے۔ اسی دن حسن اتفاق سے جناب گیانی سادھو سنگھ صاحب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ جہاں خاکسار مقیم تھا۔ اور کوئی دو گھنٹہ تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ گیانی صاحب بہت فراخدل اور خوش اخلاق ہیں۔ پھر سکرٹری ایسوسی ایشن سردار کلدیپ سنگھ صاحب تاجر کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اپنے گوردوارہ میں دعوت دی گئی۔ اس پر خاکسار چند دوستوں کے ہمراہ گوردوارہ میں گیا۔ وہاں گیانی سادھو سنگھ صاحب نے سکھ مذہب کی خوبیاں بیان کیں اور ڈیڑھ گھنٹہ تک بہت عمدہ لیکچر دیا۔ جس میں بتایا۔ کہ سب مذاہب سے زیادہ قریب سکھ مذہب کے اسلام ہے۔ اور باقی سب مذاہب سے مقابلہ کر کے سکھ مذہب کی برتری پیش کی۔ مگر کسی دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کیا۔ جو نہایت ہی مستحسن فعل ہے تقریر کے اختتام پر سکرٹری صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو اجازت ہے۔ اس پر خاکسار نے ایک مختصر تقریر میں بتایا۔ کہ گیانی صاحب نے جس قدر خوبیاں بیان کیں۔ وہ سب اسلام میں ہیں۔ اور اس کا ثبوت قرآن کریم کی آیات سے دیا۔ آخر میں حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی کہ ہمارے بعد پرگنے بٹالے میں ایک شخص ہوگا۔ جو کبیر بھگت سے بہت بڑا ہوگا۔ پیش کیا اور بتایا۔ کہ حضرت باوا صاحب کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اور پرگنے بٹالہ کا گرد قادیان میں آگیا ہے۔ اس پر سکھ صاحبان نے تحقیق کا وعدہ کیا۔ اگر سکھ اور مسلمان تعصب اور ضد کو چھوڑ کر ایسے طریق اختیار کریں تو بہت جلد متحد ہو سکتے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج جیسے واقعات کبھی رونما نہیں ہو سکتے۔ تمام سکھ صاحبان کو سلین برما سکھ ایسوسی ایشن کے اس قابل تعریف رویہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ ہم جناب گیانی سادھو سنگھ جی اور جناب کلدیپ سنگھ جی کے از حد شکر گزار ہیں۔

خاکسار۔ احمد خان نسیم مبلغ برما از ننگوئی

"مجلس احرار کی مساعی جمیلہ" کی حقیقت

(۱)

اخبار "مجاہد" ۲۸ اگست نے مجلس احرار اسلام کی "مساعی جمیلہ" اور "قادیانی دھڑا دھڑ مسلمان ہو رہے ہیں" کے عنوان کے ماتحت موضع یکمل پور تحصیل نواں شہر کے دو افراد مسیان بدر الدین اور شاہ محمد ارائیں کی فسخ بیعت کا اعلان درج کیا ہے۔ اس کے متعلق پہلا امر قابل ذکر یہ ہے کہ دیہہ ہذا میں بدر الدین اور شاہ محمد ارائیں کوئی آدمی نہیں البتہ دو شخص مسیان تھا اور شاہدین ہیں۔ جو عرصہ بارہ سال ہوا اس وجہ سے جماعت سے علیحدہ کر دیئے گئے تھے۔ کہ انہوں نے اپنی لڑکیوں کی شادی غیر احمدیوں کے ہاں کر دی تھی۔ عرصہ بارہ سال کے بعد ان کی توبہ کی خبر شائع کرنا احرار کی فریب کاری کا ایک کھلا ہوا ثبوت ہے۔ ایک اور شخص مسمی فضل دین قصاب موضع مکند پور تحصیل نواں شہر کے فسخ بیعت کی خبر بھی جو مجاہد کے اسی پرچہ میں درج ہے۔ احرار کی تبلیغی مساعی کا پردہ چاک کرنیوالی ہے۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ پانچ سال ہوئے۔ چونکہ اس شخص نے بھی اپنی لڑکیوں کی شادی غیر احمدیوں کے ہاں کر دی تھی۔ اس لئے اسے جماعت سے الگ کر دیا گیا تھا۔ یہ ہے حقیقت احرار کی تبلیغی مساعی کی جنکا ڈھول پیٹ کر وہ عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ خاکسار ان خیر و زالدین نصیر الدین موضع مکند پور ضلع جالندھر

(۲)

"احسان" ۲۳ اگست میں "مرزائی کا قبول اسلام" کے عنوان سے ایک شخص مسمی غلام محمد ولد عزیز الدین کے فسخ بیعت کا اعلان کیا گیا ہے۔ میں احسان کے نامہ نگار عبد العزیز کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ ثابت کرے۔ کہ یہ شخص کب احمدی ہوا تھا۔ بات یوں ہے کہ یہ

دعوتِ مباہلہ کے جواب میں مدیر "احسان" کی مضحکہ خیز روش

عقائدِ احمدیہ کی صداقت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حلفیہ بیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ اگست کے خطبۂ جمعہ میں احرار کے اس افتراء کا ذکر کرتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتی ہے۔ دو فیصلہ کن طریق پیش فرمائے تھے۔ اور بالکل صاف اور واضح الفاظ میں احرار کو چیلنج کیا تھا۔ کہ اگر وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں۔ اور دل سے آپ کو خاتم النبیین اور افضل الرسل نہیں سمجھتے۔ تو چونکہ تحریری رنگ میں اس اعتراض کا شرح وبسط کے ساتھ بارہا جواب دیا جا چکا ہے اس لئے اب فیصلہ کی یہی صورت ہے۔ کہ یا تو ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں میں سے ایسے لوگ جو ہمارے ساتھ ملنے جلنے والے ہوں۔ پانچ سو یا ہزار کی تعداد میں تلاش کئے جائیں اور ان سے کہا جائے۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کی مقدس مذہبی کتاب ہاتھ میں لیکر اس خدا کی جس کے ہاتھ میں ان کی جان ہے مؤکد بعذاب قسم کھائیں۔ اور بتائیں۔ کہ جب کبھی احمدیوں سے انہیں بات چیت کرنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے احمدیوں کے دلوں کو کیسا پایا۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق اور آپ کی محبت انہوں نے ہمارے دلوں میں محسوس کی یا توہین اور ہتک کے جذبات محسوس کئے۔ اگر وہ ایک ہزار سارے کا سارا یا ان کا بیشتر حصہ یہ گواہی دے۔ کہ احمدیوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنیوالا پایا۔ تو احرار کو جو اس کے خلاف افتراء کرنے سے باز نہیں آتے۔ شرم محسوس کرنی چاہئے۔ یا پھر دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ مخالفین میں سے وہ علماء جنہوں نے ہمارے سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ پانچسو یا ہزار کی تعداد میں سامنے آئیں۔ ہم میں سے بھی پانچسو یا ہزار آجائیں گے اور دونوں فریق مباہلہ کریں ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ فیصلہ کے بہترین طریق ہیں۔ اور اس طرح زمینی اور آسمانی دونوں قسم کی شہادتوں سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں یا عزت اور وہ آپ کے نام پر اپنی جانیں قربان کرنے والے ہیں۔ یا آپ کے درجہ کو نعوذ باللہ کم کرنے والے۔ چاہئے تو یہ تھا۔ کہ احرار جو ہر جگہ افتراء پردازی کرتے پھرتے ہیں۔ دعوتِ مباہلہ یا پہلے طریق فیصلہ پر آمادگی کا اظہار کرتے مگر وہ تو ابھی تک کوئی جواب نہیں دے سکے۔ البتہ ایڈیٹر وسر دبیر "احسان" نے ۱۰ ستمبر کے "احسان" میں "قادیانی دجل کا نیا بھیس" اور "زعمائے احرار سے مباہلہ کرنے کی تازہ تلبیس" کے شرافت اور انسانیت کش عنوانات سے ایک عجیب وغریب اور مضحکہ خیز مضمون لکھا ہے۔ جس کا حرف بحرف اس بیچارگی کا مظہر ہے جو دعوتِ مباہلہ کا نام سنکر افتراء پردازوں کو لاحق ہوتی ہے "احسان" لکھتا ہے "مرزا محمود کی ان توضیحات کو سنکر ہر شخص یہی سمجھے گا۔ کہ یہ مرزائی لوگ تو صحیح عقائد رکھنے والے مسلمان معلوم دیتے ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ دوسرے مسلمان انہیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دے رہے ہیں۔ مگر پھر اسی کند اور زنگ آلود ہتھیار کو لیکر میدان میں اترتا ہے۔ جو مذہبی مناظرات ومجادلات میں کبھی کا ناکارہ ہو چکا ہے۔ یعنی بجائے دعوتِ مباہلہ کو منظور کرنے یا غیر مسلم واقف معززین سے استصواب کرنے کے طریق فیصلہ کی طرف آنے کے لکھتا ہے "کہنے کو مرزا بشیر الدین محمود نے وہ کچھ کہہ تو دیا جس کا تذکرہ ہم سطورِ بالا میں کر چکے ہیں۔ لیکن وہ اپنے باپ کی اور اپنی ان تحریروں کو کہاں لے جائیں گے۔ جو ان کے موجودہ دعاوی کی تکذیب کے لئے موجود ہیں۔"

اس کے بعد چند حوالجات درج کرتے ہوئے لکھا ہے "کیا اس قسم کی فضیلت وبرتری کا اظہار کرنے والا شخص اس قابل ہے۔ کہ اسے لمحہ بھر کے لئے بھی مسلمان سمجھا جائے۔" لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ اسی تصفیہ کے لئے جب مباہلہ کی دعوت دی جا رہی ہے۔ تو پھر ان حوالہ جات کو جن کی ہم بارہا تشریح وتوضیح کر چکے اور بتا چکے ہیں۔ کہ احسان کے سے معاندین ان سے جو مفہوم اخذ کرتے ہیں۔ وہ قطعاً اس کے متحمل نہیں پیش کرنے کا کیا مطلب۔ ہم پوری طرح یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم یا زبان سے نکلے ہوئے کسی ایک لفظ سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں ہوتی۔ اس کے مقابلہ میں "مدیر احسان" اور اس کے ہمنوا یہ سمجھتے ہیں۔ کہ بعض الفاظ سے توہین ہوتی ہے۔ یہ اختلاف ہے جو ہم میں اور ہمارے معاندین میں ہے۔ اور اسی کے تصفیہ کے لئے دعوتِ مباہلہ دی گئی ہے۔ پس مدیر "احسان" کو بتانا یہ چاہئے تھا۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں تو کیوں۔ لیکن وہ اس طرف نہیں آیا۔ بلکہ پھر وہی حوالجات لے بیٹھا ہے۔ جن کا بیسیوں مرتبہ دندان شکن جواب دیا جا چکا ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مدیر "احسان" کو اس اختلاف کا تصفیہ مطلوب نہیں۔ بلکہ صرف یہ غرض ہے۔ کہ وہ جھوٹا اور مفتریانہ پراپیگنڈا کر کے احراریوں کے ڈھنڈورچی کے فرائض سرانجام دیتا رہے۔

اسی رنگ میں بیہودہ سرائی کرنے کے بعد مضمون کے آخر میں مدیر "احسان" نے دو باتیں پیش کی ہیں۔ ایک یہ کہ:-

"مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے ایسے دعاوی میں خاطی۔ مفتری۔ کذاب یا دجال قرار دینے اور اسے دینی پیشوا ماننے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھنے پر ہر مسلمان مرزائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔"

دوم یہ کہ "کیا مرزا بشیر اپنے باپ کی متذکرہ صدر تحریروں کو سامنے رکھکر اس امر پر مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کو تیار ہے۔ کہ اس کا باپ اپنے ان تمام دعاوی میں سچا تھا۔ اور اس نے اپنی تحریروں میں دجل وتلبیس سے کام نہیں لیا۔ اگر وہ اپنی پوری جماعت کے ساتھ ایسا کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ تو اسے فی الفور اعلان کر دینا چاہئے۔"

اگر مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے خلاف احمدیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو چشم ما روشن دلِ ماشاد۔ آئیں اور مباہلہ کر لیں۔ جماعت احمدیہ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت تیار ہے۔ اور اگر مدیر "احسان" بھی اپنے آپ کو انہی مسلمانوں میں سے سمجھتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو وہ فوراً اپنے اخبار میں اس کا اعلان کر دے اور اگر مردِ میدان ہے۔ تو اپنے علماء اور مذہبی راہنماؤں کو لیکر سامنے آئے۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ یہ اس نے بڑ ہانک دی ہے۔ جس میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں۔ اور دنیا پر واضح ہو جائیگا۔ کہ کون اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ اور کون جھوٹا۔

دوسری بات جو مدیر "احسان" نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق لکھی ہے۔ اس کے متعلق ہم اسے آگاہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ کی صداقت کے متعلق حلفیہ بیان کئی بار شائع فرما چکے ہیں۔ اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضور کا اس بارے میں ایک مفصل حلفی بیان درج اخبار ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا:-

"میں مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ساکن قادیان ولد مرزا غلام احمد صاحب مدعیٔ ماموریت اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو روحانی اور جسمانی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ کہتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میرے یقین اور ایمان کے مطابق بلا شک وشبہ مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہو کر مقامِ نبوت پر فائز ہوئے تھے۔ اگر میں اس دعوے میں جھوٹا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا وہ وعید جو جھوٹوں کے لئے مقرر ہے۔ مجھ پر نازل ہو۔" (الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

اگر مدیر "احسان" میں حق وصداقت کا کچھ بھی مادہ موجود ہے۔ تو اسے اس حلف سے مطمئن ہو جانا چاہئے۔ ورنہ بالمقابل اسی قسم کی مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر بتانا چاہئے۔ کہ اسے اپنے عقائد اور خیالات کی صحت [illegible]

جرمنی کی بحری پالیسی پر طائرانہ نظر

از محمد حسین صاحب بی۔کام

موجودہ دنیا میں یورپ کو ایک مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ دنیا میں قیام امن کا بارگراں بظاہر اسی کی گردن پر ہے۔ کیونکہ جمعیتِ اقوام بھی جس کا مقصد حیات یہ تھا۔ کہ دنیا سے جنگ و جدل مٹا دے۔ یورپ کی دول عظمیٰ پر مشتمل ہے۔ اس بلند نصب العین کے حصول کے لئے جو جو ناکام کوششیں ہوئی ہیں۔ ان سے ایک زمانہ واقف ہے۔ ڈکٹیٹروں کی منحوس ہستیوں نے یورپ کو جنگی حکمت عملیوں کی بازی گاہ بنا دیا ہے۔ اور رہی سہی کسر مسولینی کی جوع الارضی کے شرمناک مظاہرے نے نکال دی ہے۔ کیونکہ اس نے مردہ لیگ کے تابوت میں آخری کیل گاڑ دی ہے۔ اگر پچھلے چند سالوں کی تاریخ کو غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ اقوام یورپ اپنی خود زائیدہ لیگ سے دیر ہوئی مایوس ہو چکی تھیں۔ اور ان کو یقین ہو گیا تھا کہ اس جسد بے جان سے بہبودی عالم اور افزائش امن کی توقع کرنا غلط ہے۔ یہ اسی مایوسی کا نتیجہ تھا کہ یورپ پر میثاق سازی کا جنون طاری و ساری ہو گیا۔ ہر قوم نے دوسری قوم سے بغیر لیگ کے توسط کے رشتہ جوڑا اور باہمی امداد کا معاہدہ کیا۔ وہ لوگ جو تلخ حقیقت کو چاہے وہ کتنی ظاہر و باہر ہو نظر انداز کر دینے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور پیہم ناکامیوں کے باوجود زندگی کے روشن پہلو کے جویاں ہوتے ہیں ان کا عقیدہ تھا۔ کہ یہ معاہدات انجام کار ایک عالمگیر معاہدے کی اساس بنیں گے۔ اور تمام قومیں ایک ایسے ہی امن کے معاہدے کے جھنڈے میں آ جائیں گی لیکن یہ وہ تمنا تھی جو شرمندہ معنی نہ ہوئی۔ اور ان معاہدوں کے باوجود بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ان معاہدوں کی وجہ سے دنیا کی فضاء مکدر سے مکدر تر ہوتی چلی گئی ایک معاہدہ جو بڑی تاریخی اہمیت رکھتا ہے اور جس نے دول یورپ میں کسی قدر کشیدگی پیدا کر دی ہے۔ وہ ہے جو حال میں انگلستان اور جرمنی میں ہوا۔ یہ بحری معاہدہ ہے۔ جس کے ماتحت جرمنی نے یہ عہد کیا ہے۔ کہ وہ انگلستان کی بحری طاقت کا ایک ثلث رکھے گی۔ یہ جرمن کی بحری طاقت کے ارتقاء میں ایک اہم منزل ہے چونکہ یہ ورسائی کے معاہدے کے شرائط کے خلاف اور دوسرے ممالک متعلقہ کے مشورے کے بغیر ہوا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس اور اٹلی میں بے چینی پھیلی۔ اور اخبارات نے انگلستان کے اس اقدام کے خلاف احتجاج بھی کیا۔ مگر انگلستان نے جو وجہ جواز پیش کی۔ وہ یہ تھی کہ جرمنی تو اس سے پہلے بھی ورسائی کے معاہدہ کی شرائط کی خلاف ورزی کر رہا تھا۔

یہ اسی پالیسی کا نتیجہ تھا۔ کہ جرمنی نے ایک بھاری ہوائی بیڑہ تیار کر لیا۔ اس واسطے یہ بحری معاہدہ جرمنی کا مؤید نہیں بلکہ اس سے جرمنی مجبور ہو جائے گا کہ اپنی بحری طاقت کو ایک حد سے آگے نہ بڑھنے دے۔ ممکن ہے۔ کہ اس معاہدے کی عدم موجودگی میں اپنی بحری طاقت کو اس حد سے کہیں زیادہ بڑھا لیتا۔

چاہے فرانس اور اٹلی اینگلو جرمن بحری معاہدے کی کتنی ہی مخالفت کریں۔ وہ حالات کو نہیں جھٹلا سکتے۔ کیا یہ کھلا راز نہیں ہے۔ کہ جرمنی میں انتقام کی آگ سلگتی رہی ہے اور اس نے اپنی طاقت کو مستحکم کرنے کے لئے کوئی موقعہ خطا نہیں کیا۔ اب تو خود ہٹلر اور اس کے رفقاء کار نے اس حقیقت کو اپنے پبلک اعلانوں میں کئی ایک دفعہ بے نقاب کر دیا ہے اور دنیا کو اپنے استعماری عزائم سے بھی واقف کر دیا ہے۔ جرمنی نے تو ورسائی کے ہر حکم کی خلاف ورزی کی۔

لیکن میں اس مضمون میں جرمنی کی ان رخنہ اندازیوں کو منظر عام پر لانا چاہتا ہوں جو اس نے اپنی بحری طاقت کو فروغ دینے کے لئے کی ہیں۔

جنگ عظیم کے اختتام کے بعد جرمنی کے پاس کوئی بحری بیڑا نہ تھا سوائے چند فرسودہ جہازوں کے جو جنگی مقاصد کے ناقابل تھے۔ لیکن ورسائی کے معاہدے نے جرمنی کو اتنی اجازت ضرور دی۔ کہ وہ از کار رفتہ جہازوں کی جگہ نئے جہاز بنا لے۔ لیکن کوئی نیا جہاز دس ہزار ٹن سے زیادہ نہ ہو اور آبدوزوں کی تو قطعاً ممانعت تھی۔ جنگ کے بعد جرمنی میں تمام بحری جہاز بنانے کے کارخانے اور فصیلیں گرا دی گئیں۔ اور نوبت بایں جا رسید کہ جرمنی کی بحری طاقت کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔

نازی نظام کے اقتدار پذیر ہونے سے بہت پہلے جرمنی نے معاہدہ ورسائی کی دی ہوئی قلیل مراعات سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ جب اس کے جہاز پرانے اور بیکار ہو گئے۔ تو اس نے ان کی جگہ معاہدے کے ماتحت دس ہزار ٹن کے "جیبی جنگی جہاز" بنانے شروع کئے۔ یہ اعلیٰ اور حقیقی جہاز تھے۔ جو بڑے مصارف کے بعد بنے۔ ان میں کرپ کی گیارہ انچی توپیں بھی لگا دی گئیں۔ جو حملے کے لئے بہت مفید ہیں۔ اور ان کی صنعت میں جرمنی نے کئی ایک مفید اور کار آمد ایجادیں کیں۔ جو پہلے دنیا سے بالکل ناپید تھیں۔

ایسے جہازوں کا بننا تھا۔ کہ بحری اقوام میں سنسنی پھیل گئی۔ بحری جہازوں کے صناعوں کی رائے تھی کہ یہ جہاز اپنے ہم وزن جہازوں سے کہیں فائق ہیں۔ اور انگلستان میں ان کی ٹکر کے صرف تین جہاز "Repulse" "Hood" اور "Renown" ہیں۔

یہ جرمن انجنیروں کی قوت ایجاد کا شاہکار ہے۔ کہ انہوں نے یہ نئے قسم کے "جیبی جنگی جہاز" ایجاد کر کے ورسائی کی آہنی شرائط کی "قانونی" خلاف ورزی کی۔ اسی پر بس نہیں۔ جرمنی نے معتدل سائز کے Cruisers ایجاد کئے ہیں۔ جو اپنی نوعیت اور خاصیت کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔ یہ ایجادات و اختراعات جو جنگ کے بعد جرمنی میں ہوئی ہیں۔ اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ جرمنی نے اپنی ہزیمت کی کافی تلافی کر لی ہے اور اب اس میں دوسری فاتح اقوام کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے کافی سکت پیدا ہو چکی ہے۔

اینگلو جرمن بحری معاہدے کے ماتحت نازی جرمنی پانچ سال کے اندر ایک معقول تعداد جہازوں کی بنا لیگا جو اپنی صنعت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے جہازوں میں شمار ہونگے۔ اور ان پر ایک مستقل عملہ جہاز رانوں اور دیگر بحری افسروں کا متعین کیا جائیگا۔ اور وہ وقت دور نہیں جب جرمنی کے جہاز اپنا پرچم لہراتے ہوئے دنیا کے سات سمندروں پر تیرتے نظر آئینگے۔ بادی النظر میں انگلستان کی بحری طاقت کے ایک تہائی کے برابر جہاز دوسری بحری طاقتوں کے مقابلے میں کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ جس میں امریکہ اور جاپان بھی شامل ہیں۔ لیکن چونکہ فرانس کے جہاز تو بحیرۂ روم اور بحر اوقیانوس میں منقسم ہو جائیں گے اور اٹلی پہلے سے ہی بحیرۂ روم میں محدود و محصور ہے۔ اس لئے جرمنی بالٹک میں قوت فائقہ ہو جائیگا۔ اور بحر شمالی میں بھی اس کی طاقت بڑھ جائیگی۔ اس معاہدہ کے خلاف بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ پائدار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جرمن قوم ایک مشہور جہاز ران قوم ہے۔ اس نے اپنی بحری طاقت کا ثبوت جنگ عظیم میں خوب دیا۔ اس کے صناعوں اور کاریگروں کو نئے نئے جہاز بنانے میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ اس واسطے اس میں مدافعانہ قوت کے ساتھ حملے کی بھی سکت اور جرأت پیدا ہو جائیگی۔ اور اپنی بڑھتی ہوئی طاقت کے نشے میں اس کے لئے اس معاہدے کی قید و بند میں رہنا محال ہو جائیگا اور وقت پر جا کر اس کو کاغذ کا ٹکڑا سمجھ کر شاید پھاڑ دینا پڑے۔ جرمنی کی بحری پالیسی کا ایک اور تشویشناک پہلو یہ بھی ہے کہ نئے جہاز کے نام ان جہازوں اور امیر البحروں کے رکھے جا رہے ہیں جنہوں نے جنگ عظیم میں

دوستوں کی بیحد خواہش پر حیرت انگیز رعایت

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی مجرب ادویات جنکی فہرست درج ذیل ہے۔ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء تک جو خطوط ڈاک میں ڈالے گئے ان کو رعایت ملے گی۔ اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیے۔ بعد میں کف افسوس ملنا ہوگا:-

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

محافظِ جنین — اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جنکے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست رہتے پیچش۔ بخار۔ نمونیا۔ سوکھا بدن پر پھوڑے۔ پھنسیاں۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلاء رہ کر داعیٔ اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گذرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہوا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بفضلِ خدا بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست۔ مضبوط۔ اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعثِ شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے۔ نصف منگوانے پر صہ۔ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔ المشتھر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

حبّ نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی۔ مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارو مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہے۔ قوتِ باہ کے مایوسوں کے لئے تحفۂ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی سے روپیہ رعایتی للعہ روپیہ:

تریاقِ معدہ

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر ایک قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا۔ اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲؍ رعایتی ۸؍ علاوہ محصول وغیرہ۔ نظام جان اینڈ سنز

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نیا غالب ضعفِ بصر دھند کرے آشوبِ چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھول لیتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ منہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ۔ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ۔ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ رعایتی عہ۔ المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

مقوی دانت منجن

اگر آپکے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ انکی وجہ سے معدہ خراب ہے منہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍ رعایتی ۸؍ المشتہر نظام جان اینڈ سنز

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الامان جسکو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اسکا درد جب شدید ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیسکر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھُر گھُر کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی عہ۔ المشتہر نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حبّ مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ انکے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا۔ وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک عگر رعایتی عہ:

المشتھر:- نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ روما کے سیاسی حلقوں میں لیگ کونسل جنیوا کے تنازعہ ابی سینیا کا حل تلاش کرنے کے متعلق شبہ کیا جا رہا ہے۔ ۲۴ ستمبر سے جنگ شائد شروع ہو جائے کیونکہ علامات بتا رہی ہیں کہ اطالوی افواج ستمبر کے اخیر میں جنگ کرنے کی تیاری کر رہی ہیں۔ شاہ حبشہ بھی اپنے ارادے میں پختہ ہے۔ اور وہ حبشہ پر دول ثلاثہ کی سرپرستی یا اطالیہ کے حبشہ پر تسلط کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

جنیوا ۱۰ ستمبر۔ حبشہ نے اطالوی افواج کے ایریٹریا اور سمالی لینڈ میں اجتماع کے خلاف لیگ کو ایک اور پروٹسٹ بھیجا ہے۔ جس میں اس بات کا بھی ذکر ہے۔ کہ حکومت حبشہ جنگ کی آگ کو ہوا دینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

روما ۱۰ ستمبر۔ پاڈوا کے نزدیک دو ریل گاڑیوں میں تصادم کے نتیجہ میں پانچ آدمی ہلاک پچاس زخمی ہوئے۔

نتھیا گلی ۱۰ ستمبر۔ کل ہمند کی سرحد پر تصادم کے حادثات کے نتیجہ میں تین انگریزی فوج کے سپاہی ہلاک اور سات زخمی ہوئے۔

ایتھنز ۱۰ ستمبر۔ یونان کے وزیر اعظم سالدرس نے اعلان کیا ہے۔ کہ یونان میں شخصی حکومت کے قیام کے لئے عام استصواب رائے کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ ملکہ حبشہ عدیس ابابا میں آج ایک نئے براڈ کاسٹنگ سٹیشن کا افتتاح کریں گی۔ اور تمام دنیا کی عورتوں سے اپنی زبان میں خطاب کریں گی۔ جس کا ترجمہ ملکہ شاہی انگریزی زبان میں کریں گی۔

لنڈن ۱۰ ستمبر (طہران) بغاوت فارس میں حصہ لینے والے ۱۲۳ اشخاص کو سزائے موت کا حکم ہوا ہے۔ دس کو سزائے دوام اور بارہ کو پندرہ پندرہ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔ ۵۰ کو رہا کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۰ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے ملک لال دین قیصر اور مولوی اختر علی خاں صاحب کو نظر بند کر دیا ہے۔ موخر الذکر کو کیتھلی ضلع کرنال بھیجا جا رہا ہے۔

شملہ ۱۰ ستمبر۔ پنڈت نیل کنٹھ داس نے اسمبلی میں یہ دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ آیا برطانوی قونصل حبشہ نے ہندوستانیوں سے کہا ہے۔ کہ وہ آٹھ دن کے اندر اندر اپنے بیوی بچوں کو ہندوستان بھیج دیں اور کیا انہیں کہا گیا ہے۔ کہ اگر جنگ شروع ہو گئی۔ تو ان کی حالت کی برطانوی گورنمنٹ ذمہ دار نہیں ہوگی۔

لاہور ۱۰ ستمبر۔ نئے دستور اساسی کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے سوال سے اختلاف کی وجہ سے سردار سردول سنگھ نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

الہ آباد ۱۰ ستمبر۔ مسز کملا نہرو کی صحت کے متعلق ایک بحری تار مظہر ہے کہ ان کی حالت رو بہ اصلاح ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ انہیں جلد شفا ہو جائیگی۔

ڈھاکہ ۴ ستمبر۔ ایک سپیشل ٹریبونل نے ڈھاکہ کے دو دہشت انگیزوں کو زیر دفعہ ۳۰۲/۳۴ تعزیرات ہند سزائے موت دی ہے۔ ان کے خلاف ایک نظر بند کو پولیس کا مخبر سمجھ کر قتل کرنے کا الزام تھا۔

پٹنہ ۱۰ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ دریائے رکھندائی میں پانی بہت چڑھا ہوا ہے۔ جنک پور روڈ اور بچھتی کے درمیان ریلوے لائن زیر آب آگئی ہے۔ کئی جگہوں سے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہے۔

شملہ ۱۰ ستمبر۔ ضلع احمد آباد کے دو دیہات میں ہندوؤں کی طرف سے ہریجنوں کے بائیکاٹ کے متعلق راؤ بہادر ایم۔ سی راجا کو اسمبلی میں سوالات دریافت کرنے کی اجازت اس بنا پر نہیں دی گئی کہ ان معاملات کا گورنر جنرل سے کوئی تعلق نہیں۔

الہ آباد ۱۰ ستمبر۔ آئندہ دستور اساسی کے ماتحت عہدے قبول کرنے کے سوال پر عنقریب یوپی میں ایک بھاری کانفرنس منعقد ہوگی۔ عہدے قبول کرنے کے مخالفوں کی تعداد بہت زیادہ خیال کی جاتی ہے۔ اور کانفرنس میں انہی کی کامیابی کا امکان ہے۔

عدیس ابابا ۹ ستمبر۔ ابی سینیا کے دو بڑے جرنیل اٹلی کے مقابلہ میں مورچے قائم کرنے کی غرض سے روانہ کئے گئے ہیں۔

شملہ ۱۰ ستمبر۔ مسٹر گابا نے کریمنل لا امینڈمنٹ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کے متعلق اپنی ترمیم واپس لے لی ہے۔ اب وہ اس کوشش میں ہیں کہ حکومت کو اخبارات کے متعلق دفعات میں چند اہم ترامیم منظور کرنے پر رضامند کیا جائے۔

قاہرہ کا ایک بحری تار مظہر ہے کہ ۲۲ راگست ۱۹۳۵ء کو مصر کے سب سے بڑے عالم اور مفسر رشید رضا یکایک حرکت قلب بند ہونے سے فوت ہو گئے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) جمعیتہ اسلامیہ چین نے چین میں ایک مسلم کانگرس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت چین اس سلسلہ میں مسلمانوں کی سرگرمیوں کی تائید کر رہی ہے۔

ایتھنز ۱۰ ستمبر۔ کل جب کہ یونانی کابینہ کے اجلاس میں بادشاہ کی بحالی کے سلسلہ میں عام رائے دہندگی کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا تھا۔ جمہوریت پسندوں کے ایک دستہ اور ملوکیت پرست فوج کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں وزیر جنگ اور اس کا بھائی شدید طور پر مجروح ہوئے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ اطالیہ کا وہ میمورنڈم جس میں ابی سینیا کو لیگ کی رکنیت کے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ابی سینیا کا جواب۔ یہ دونوں دستاویزیں ماہرین سیاسیات کی کمیٹی میں غور و خوض کے لئے پیش ہونگی جس میں برطانیہ۔ فرانس۔ پولینڈ۔ سپین اور ترکی کے نمائندے شامل ہیں۔ یہ کمیٹی چند دن کے اندر اندر اس کام کو سر انجام دے گی۔

عدن ۹ ستمبر۔ امیر احمد ولی عہد یمن نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ عنقریب کالے اور گوروں میں نبرد آزمائی ہونے والی ہے۔ اور چونکہ ہمارا شمار بھی یورپ کی مغربی اقوام نے کالوں میں کیا ہے۔ اس لئے ہم گوروں کے خلاف نبرد آزما ہونگے۔

بمبئی ۹ ستمبر۔ شاردا ایکٹ کے اطلاق کے متعلق بمبئی ہائی کورٹ کا ایک فیصلہ مظہر ہے۔ کہ شاردا ایکٹ کا دائرہ اختیار صرف برطانوی ہند تک محدود ہے۔ برطانوی ہند کے باہر صغر سنی کی شادی کوئی جرم نہیں۔

واشنگٹن ۱۰ ستمبر۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے اٹلی سے درخواست کی ہے کہ ابی سینیا کے ساتھ جنگ کی صورت میں امریکہ کے ایک فوجی افسر کو جنگ کا مشاہدہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

لاہور ۹ ستمبر۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تحقیقات کے بعد ضلع لاہور کی پولیس کے سب انسپکٹر اور ایک ہیڈ کنسٹیبل کو قصور میں فساد برپا کرنے کے الزام میں برخاست کر دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں دو اور سب انسپکٹر پولیس کو ان کے عہدوں سے گرا دیا گیا ہے۔

احمد آباد ۱۰ ستمبر۔ گذشتہ شب ضلع احمد آباد کے ایک گاؤں میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر بارہ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مسٹر ہے لانگ جس پر جمہوریہ امریکہ کے سینٹ ہال میں گولی چلنے کی خبر دی جا چکی ہے۔ انتقال کر گیا ہے۔

گوجرانوالہ ۹ ستمبر۔ اخبار زمیندار ۲ ستمبر لکھتا ہے۔ گوجرانوالہ میں منادی کرائی گئی۔ کہ مولوی عطاء اللہ گوجرانوالہ آ رہے ہیں۔ استقبال کرنے والے صرف تیس یا چالیس لڑکے تھے سٹیشن پر نیلی پوش رضاکار بھی نیلا...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی